احمد ندیم قاسمی (بہ حیثیت شاعر)

(حالاتِ زندگی)

احمد ندیم قاسمی ۱۹۱۶ء میں خوشاب کے گاؤں انگہ میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد پیر غلام نبی بہت بڑے مبلغِ اسلام تھے۔ ندیم نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔۱۹۲۲ء میں والد کے انتقال کے بعد اپنے چچا پیر حیدر شاہ کے پاس کیمبل پور چلے گئے۔ جہاں سے عربی، فارسی اور تفسیر حقانی کی تعلیم حاصل کی۔ اسی دوران شعر وشاعری کا شوق پیدا ہوا۔۱۹۳۱ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ بہاولپور کالج سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

پہلے ریفارمر کمیشن لاہور میں ملازمت اختیار کی۔ پھر محکمہ آبکاری میں سب انسپکٹر تعینات ہوئے۔مگر جلد ہی اس سے دل اُکتا گیا اور ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔اوکاڑہ میں چند روز تک ٹیلی فون آپریٹر بھی رہے۔۱۹۴۲ء میں ہفت روزہ ''پھول'' اور ہفت روزہ ''تہذیبِ نسواں'' لاہور کے مدیر مقرر ہوئے اور جلد ہی ماہنامہ ''ادبِ لطیف'' لاہور کے ادرات کے فرائض بھی سنبھالے۔۱۹۴۸ء میں روزنامہ ''امروز'' لاہور اور کراچی کے مدیر مقرر ہوئے۔

۱۹۶۷ء میں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ایک سال کے لیے نظر بند کر دیے گئے۔۱۹۷۴ء میں ''مجلس ترقیِ ادب لاہور'' کے ناظم اور ۱۹۷۶ء میں بزمِ اقبال کے اعزازی سیکرٹری مقرر ہوئے۔۱۹۶۲ء سے اپنے رسالہ ''فنون'' کے مدیر اعلیٰ رہے۔ حکومتِ پاکستان نے ان کی ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ''تمغہ حُسنِ کارکردگی'' اور ستارہ امتیاز سے نوازا۔ ۲۰۰۶ء میں لاہور میں وفات پائی۔

احمد ندیم قاسمی نے شاعری کا آغاز پندرہ برس کی عمر سے کیا۔انہوں نے غزل، نظم، قطعہ، رباعی غرضیکہ ہر صنف میں طبع آزمائی کی ہے۔انہوں نے زندگی کے تلخ حقائق، تجربات و مشاہدات کو اپنے کلام کا موضوع بنایا۔وہ جو کچھ کہتے ہیں؛ بڑے خلوص و دیانت کے ساتھ کہتے ہیں۔انہوں نے اپنے کلام میں حیاتِ انسانی کی حقیقی ترجمانی کی ہے؛ اور اپنے کلام میں انسان کے بنیادی مصائب اور زندگی کے اٹل حقائق کی دل کش تصویر پیش کی ہے۔

احمد ندیم قاسمی زبان کے اعتبار سے کہنہ مشق شاعر ہیں۔ان کے ہاں الفاظ کی سادگی، مضامین کی پاکیزگی، خیالات کی بلندی، جذبات کی ترجمانی اور ترنم جیسی صفات بدرجہ اُتم موجود ہیں۔ان کے خیالات سادہ اور اسلوبِ بیان عام فہم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو بات دل سے نکلتی ہے وہ دل پر اثر کرتی ہے۔ان کے کلام میں بے حد خوبصورت تشبیہات کے علاوہ الفاظ کی خوبصورت تراکیب بھی موجود ہیں۔ان کی شاعری میں حقیقت پسندی کے ساتھ ساتھ ایک قوت عمل بھی کارفرما نظر آتی ہیں جو ان کی شاعری کو زندگی کے قریب تر کر دیتی ہے۔

رم جھم، جلال و جمال، شعلہ گل، دشتِ وفا، بسیط اور محیط اُن کے شعری مجموعے ہیں۔ ۲۰۰۶ء میں لاہور میں وفات پائی۔

غزل

(احمد ندیم قاسمی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو جدید اُردو غزل کی تاریخ سے آگاہی دینا۔
۲۔ جدید اُردو غزل میں احمد ندیم قاسمی کے مقام سے آگاہ کرنا۔
۳۔ احمد ندیم قاسمی کے افکاروخیالات سے واقفیت دلانا۔
۴۔ احمد ندیم قاسمی کا اسلوبِ غزل بتانا۔

خاص الفاظ وتراکیب: رسائی ۔ اکیلے پن ۔ خودنمائی ۔ اسیرِ زندگی ۔ مرحلہ۔ چرچا۔ کبریائی ۔ مبہوت ۔ شہرہ ۔ پارسائی

کوئی اِمکاں نہیں تجھ تک رسائی کا
ادا حق ہوگیا تیری جدائی کا

ہمیشہ کے اکیلے پن سے گھبرا کر
کوئی دعویٰ نہیں کرتا خدائی کا

مجھے تو حُسن نے مبہوت کر ڈالا
غلط شہرہ ہے میری پارسائی کا

اندھیرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے
کہ شب کو بھی تو حق ہے خودنمائی کا

اسیرِ زندگی کا وقتِ آخر ہے
اب اگلا مرحلہ ہوگا رہائی کا

میں ٹھوکر کھا کے گرتا ہوں تو یاد آئے
بہت چرچا ہے جس کی کبریائی کا

(بسیط)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

الف) پہلے شعر کے مطابق جُدائی کا حق شاعر کس طرح ادا کرتا ہے؟

ب) تیسرے شعر کے مطابق شاعر کی پارسائی کا غلط شہرہ کیوں ہے؟

ج) اسیرِ زندگی سے شاعر کی کیا مُراد ہے؟

د) جب شاعر ٹھوکر کھاتا ہے تو اُسے کون یاد آتا ہے اور کیوں؟

ہ) شاعر اپنی پارسائی کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

۲۔ غزل کے متن کے مطابق دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) ''خودنمائی'' بطور استعمال ہوا ہے۔

i) قافیہ
ii) ردیف
iii) تلمیح
iv) لف ونشر

ب) لفظ ''کا'' بطور استعمال ہوا ہے۔

i) قافیہ
ii) صنعت
iii) استعارہ
iv) ردیف

ج) نصاب میں شامل غزل احمد ندیم قاسمی کے مجموعے سے لی گئی ہے۔

i) بسیط
ii) شعلۂ گُل
iii) محیط
iv) ارض وسما

۳۔ غزل کے مطابق درج ذیل میں دُرست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) احمد ندیم قاسمی ایک کلاسیکل شاعر ہے۔

ب) غزل کے پہلے شعر میں عموماً ردیف اور قافیہ دونوں ہوتے ہیں۔

ج) شاعر تنہائی سے نہیں گھبراتا۔

د) شاعر مقطع میں اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

ہ) ''اسیرِ زندگی'' کا اگلا مرحلہ موت ہوتا ہے۔

۴۔ غزل کے پہلے دو اشعار کی تشریح کریں۔

۵۔ غزل میں موجود مختلف تشبیہات و استعارات کی نشاندہی کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے عصرِ حاضر کے معاشی اور سیاسی مسائل پر اپنا نقطہ نظر تحریر کروائیں۔
۲۔ طلبہ کو صنائع بدائع پر لیکچر دیں۔
۳۔ احمد ندیم قاسمی کی چند دیگر غزلیات سنوائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو اُردو غزل کی تاریخ سے آگاہ کریں۔
۲۔ جدید اُردو غزل میں احمد ندیم قاسمی کا مقام بتائیں۔
۳۔ احمد ندیم قاسمی کی غزل گوئی کے اسلوب پر سیر حاصل لیکچر دیں۔